احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 12 دسمبر 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 12 دسمبر 2009ء 24 ذوالحج 1430 ہجری 12 فتح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 279

نسلوں کی بخشش کی دعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انصار کے لئے یوں دعا کی۔

اے اللہ انصار کو، ان کے بیٹوں کو، ان کے پوتوں کو، نواسوں کو اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔

﴿جامع ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل الانصار حدیث نمبر:3844﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے، تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے، جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے، تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے، اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت وتصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا، تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

عاشق کہ شُد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست و گرنہ طبیب ہست

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے، اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لاانتہا فضل وبرکات ہیں، مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔

خدا کی محبت ایک ایسی شئے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّٰی انسان بنا دیتی ہے۔ اس وقت وہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا اور وہ وہ کچھ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو کچھ مائدہ فضل وکرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے، اس کے حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا، لیکن سامان نہ ہوتا تب بھی ایک نقص تھا۔ یا اگر سامان تو ہوتا، لیکن استعدادیں نہ ہوتیں، تو کیا فائدہ تھا؟ مگر نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ اس نے استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیا کیا۔ جس طرح پر ایک طرف روٹی کا سامان پیدا کیا، تو دوسری طرف آنکھ، زبان، دانت اور معدہ دے دیا اور جگر اور امعاء کو کام میں لگا دیا اور ان تمام کاموں کا مدار غذا پر رکھ دیا۔ اگر پیٹ کے اندر ہی کچھ نہ جائے گا، تو دل میں خون کہاں سے آئے گا۔ کیلوس کہاں سے بنے گا۔

﴿ملفوظات جلد اول ص 234﴾

ماٹو شوریٰ 2009ء

”یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا“۔ (چھٹی شرط بیعت)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 24ر اگست 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

”اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم ورواج اور ہوا وہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔ ...... پس رسم ورواج سے بچنا اور ہوا وہوس سے بچنا ...... تعلیم کا حصہ ہے اور اس تعلیم کو سمجھنے کے لئے ہمارے لئے رہنما قرآن شریف ہے اور اصل میں تو اگر ایک مومن قرآن شریف کو مکمل طور پر اپنی زندگی کا دستور العمل بنالے تو تمام برائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ ...... اور پھر جہاں ضرورت تھی آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے اپنے فعل سے اپنے قول سے اس کی وضاحت فرما دی اس لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس کو اپنے سر پر قبول کرو۔“

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن
☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ (ماہر امراض نسواں)
☆ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد

تینوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 20 دسمبر 2009ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ﴾

نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس 2009ء کا Update

نظارت تعلیم کے زیرانتظام میٹرک، انٹرمیڈیٹ اور بیچلر کے امتحانات 2009ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کے انعامی سکالرشپس دیئے جاتے ہیں۔ مورخہ 6 دسمبر 2009ء تک موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق Update شائع کیا جارہا ہے۔

گروپ	نام طالب علم/ طالبہ	ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ/ ادارہ	سکالرشپ
سائنس گروپ	ارسلان احمد	مسعود احمد	94.76	سرگودھا	صدیق بانی میٹرک
جنرل گروپ	مہوش انعم باجوہ	صلاح الدین باجوہ	81.14	فیصل آباد	صدیق بانی میٹرک
پری انجینئرنگ	روحان ظفر ہاشمی	ظفر اقبال ہاشمی	89	لاہور	صدیق بانی گولڈمیڈل
پری میڈیکل	ثناء مبشر	محمد اعجاز	91.91	فیصل آباد	صدیق بانی گولڈمیڈل
جنرل گروپ	سحرش مبشر	مبشر احمد سہگل	91	ملتان	صدیق بانی گولڈمیڈل
پری انجینئرنگ	خانزادی زروہ رفعت خان	نسیم احمد خان	84.82	فیصل آباد	صادقہ فضل
پری انجینئرنگ	عمارہ خان	ملک عبدالقیوم	77.64	فیصل آباد	صادقہ فضل
پری میڈیکل	مناہل رشید	رشیدالدین	90.91	لاہور	صادقہ فضل
پری میڈیکل	قرۃ العین	ناصر احمد	90.18	گوجرانوالہ	صادقہ فضل
جنرل گروپ	سعید احمد خرم	عبدالستار	87.36	فیصل آباد	صادقہ فضل
پری انجینئرنگ	کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی				صادقہ فضل
پری میڈیکل	سائرہ احمد	ڈاکٹر داؤد احمد	89.09	ملتان	خورشید عطاء
جنرل گروپ	عطیۃ الحبیب	چوہدری اقبال احمد گھمن	86.18	بہاولپور	خورشید عطاء
جنرل گروپ	نصرت جہاں	ہارون شریف رندھاوا	85.45	فیڈرل	خورشید عطاء
پری میڈیکل	سید اعزاز حسین زیدی	سید آفتاب حسین	88.64	راولپنڈی	سندس باجوہ
پری میڈیکل	زرنا سفیر	سفیر احمد	87.73	گوجرانوالہ	سندس باجوہ
فائن آرٹس	عروشہ خلیل	خلیل احمد	56.55	نیشنل کالج آف آرٹس	امۃ المنان (فائن آرٹس)
فائن آرٹس	کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی				امۃ المنان (فائن آرٹس)
پری میڈیکل	سائر احمد تبریز	محمد خان	87.18	فیصل آباد	امۃ الکریم زیروی
پری میڈیکل	انعم یاسمین	جمشید احمد نثار	86.27	فیصل آباد	امۃ الکریم زیروی
پری میڈیکل	نصراللہ ذیشان	اسداللہ خالد	86.09	لاہور	ملک دوست محمد میڈیکل
پری میڈیکل	انعم صدیق	محمد صدیق ضیا	86	فیصل آباد	ڈاکٹر عبدالسمیع میڈیکل
بیچلرز	بینش وسیم	شیخ وسیم الدین	78	اسلامیہ یونیورسٹی	خالدہ افضل

تمام سکالرشپس میں اس سے زیادہ نمبر موصول ہونے کی صورت میں یہ Update تبدیل ہوجائے گا۔ جن طلباء وطالبات کا داخلہ MBBS میں ہوگیا ہے ان سے گزارش ہے کہ اس کی اطلاع مع ثبوت داخلہ دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ واضح ہو کہ دفتر میں داخلہ کی اطلاع موصول نہ ہونے کی صورت میں فائنل رزلٹ میں نام شامل نہیں کیا جائے گا۔ قطع نظر اس کے کہ داخلہ ہوا ہے یا نہیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2009ء ہے۔ فائنل رزلٹ جنوری 2010ء میں شائع کیا جائے گا۔ فون 047-6212473

﴿نظارت تعلیم﴾

تعارف انعامی سکالرشپس

زیرانتظام: نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کے امتحانات میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء وطالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس 2009ء کا اعلان کیا ہے۔

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

مکرم میاں محمد صدیق بانی کی طرف سے ہر سال مندرجہ ذیل امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم/طالبہ علم کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔ انٹرمیڈیٹ

☆ پری میڈیکل گروپ
☆ پری انجینئرنگ گروپ
☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز)

2۔ میٹرک

☆ سائنس گروپ
☆ جنرل گروپ

انٹرمیڈیٹ کے مندرجہ بالا تینوں اور میٹرک کے دونوں شعبہ جات میں جو احمدی طلباء/طالبات پاکستان بھر کے احمدی طلباء سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے خواہ ان کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو اور ان کا تعلق پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو۔ اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو انعامی مقابلہ میں شامل ہوسکتے ہیں۔ انٹرمیڈیٹ کے تینوں گروپس میں جو جو طلباء سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ پچیس، پچیس ہزار روپے انعامی سکالرشپ اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائیں گے۔ اسی طرح میٹرک کے دونوں گروپس میں جو جو طلباء سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس، دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

صادقہ فضل انعامی سکالرشپ

انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے اور جنرل گروپ میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو مبلغ بیس بیس ہزار روپے تک کے پانچ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

خورشید عطاء انعامی سکالرشپ

انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل گروپ میں چوتھی پوزیشن اور جنرل گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو پندرہ، پندرہ ہزار روپے کے نقد انعام دیئے جاتے ہیں۔

سندس باجوہ سکالرشپ

پری میڈیکل گروپ میں پانچویں اور چھٹی پوزیشن پر آنے والے ان احمدی طلباء و طالبات کو جنہوں نے M.B.B.S میں داخلہ لیا ہو۔ ان کو ''سندس باجوہ سکالرشپ'' سے 50,50 ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

امۃ المنان سکالرشپ برائے فائن آرٹس

یہ سکالرشپ صرف طالبات کیلئے ہے۔ ایسی طالبات جنہوں نے ہائر ایجوکیشن کمیشن سے منظورشدہ کسی بھی ادارہ میں بیچلرز فائن آرٹس میں داخلہ لیا ہو۔ ان کو 25,25 ہزار روپے مالیت کے دو سکالرشپ دیئے جاتے ہیں۔

امۃ الکریم زیروی سکالرشپ

پری میڈیکل گروپ میں ساتویں اور آٹھویں پوزیشن پر آنے والے ان احمدی طلباء و طالبات کو جنہوں نے کسی سرکاری میڈیکل کالج میں M.B.B.S میں داخلہ لیا ہو ان کو ''امۃ الکریم زیروی سکالرشپ'' سے 50 ہزار روپے مالیت کے دو سکالرشپ دیئے جائیں گے۔

ملک دوست محمد میڈیکل سکالرشپ

پری میڈیکل گروپ میں نویں پوزیشن پر آنے والے ایسے احمدی طالب علم/ طالبہ علم کو جس نے کسی میڈیکل کالج میں M.B.B.S میں داخلہ لیا ہو، ان کو پچاس ہزار روپے کا ایک انعام دیا جاتا ہے۔ دوسرا ایسے طالب علم/ طالبہ علم جو کہ مالی لحاظ سے کمزور ہو اور میڈیکل کالج میں داخلہ لے چکا ہو، ان کو 50 ہزار روپے کا ایک انعام دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسمیع میڈیکل سکالرشپ

پری میڈیکل گروپ میں دسویں پوزیشن پر آنے والے ایسے احمدی طالب علم/طالبہ علم کو جس نے کسی میڈیکل کالج میں M.B.B.S میں داخلہ لیا ہو، ان کو پچاس ہزار روپے کا ایک انعام دیا جاتا ہے۔ دوسرا ایسے طالب علم/طالبہ علم جو کہ مالی لحاظ سے کمزور ہو اور میڈیکل کالج میں داخلہ لے چکا ہو، ان کو 50 ہزار روپے کا ایک انعام دیا جاتا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

﴿پبلشر و پرنٹر﴾ طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ﴿مطبع: ضیاء الاسلام پریس﴾ ﴿مقام اشاعت﴾ دارالنصر غربی چناب نگر ﴿ربوہ﴾ قیمت 5 روپے

محترم صاحبزادہ میاں ظاہر احمد صاحب .... مترجم مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی مثالی زندگی پر ایک نظر

قومی و عالمی شخصیت کے حامل، خلافت کے فدائی اور اطاعت و انکساری کی مجسم مثال

نوٹ: صاحبزادہ میاں ظاہر احمد صاحب نے 2003ء کے جلسہ سالانہ امریکہ کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (وفات 23 جولائی 2002ء) کی پاکیزہ اور بھرپور زندگی کے متعلق جو دلنشیں اور مفصل تقریر کی تھی وہ جماعت امریکہ کے احمدیہ گزٹ کے خصوصی شمارہ جون، جولائی 2003ء میں شائع ہوئی ہے۔ قدرے تلخیص کے ساتھ اس اثر انگیز تقریر کا ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

آج میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے متعلق گفتگو کروں گا۔ محترم صاحبزادہ صاحب 28 فروری 1913ء کو قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت سیدہ سرور سلطانہ بیگم صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے اس طرح وہ حضرت مسیح موعود کے پوتے ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور پھر انہیں گورنمنٹ کالج لاہور میں قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے بھجوایا گیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے امتیازی شان رکھنے والے I.C.S (انڈین سول سروس) کا مقابلے کا امتحان دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے برطانیہ روانہ ہوگئے۔ انہوں نے اپنی تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی میں مکمل کی۔ (قبل از تقسیم) ہندوستان واپسی کے بعد ان کی شادی صاحبزادی امۃ القیوم بنت حضرت مصلح موعود سے ہوئی۔

نوزائیدہ مملکت پاکستان کی خدمت کے حق میں فیصلہ

انہوں نے انڈین سول سروس میں شمولیت اختیار کی اور اہم ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ 1947ء میں تقسیم کے موقع پر آپ نے بطور سول سرونٹ پاکستان کی خدمت کا فیصلہ کیا۔ وہ جلد جلد ترقی کی منازل طے کرتے گئے اور مختلف اوقات میں مغربی پاکستان کے سیکرٹری مالیات، صوبے کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری، مرکزی سیکرٹری تجارت، مرکزی سیکرٹری خزانہ، منصوبہ بندی کے وزیر اور وزیر خزانہ کے عہدوں پر فائز رہے۔

ورلڈ بینک میں اعلیٰ عہدے پر تعیناتی

پاکستان میں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے بعد وہ ورلڈ بنک میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر برائے مڈل ایسٹ و پاکستان مقرر ہوئے۔ وہ 1984ء میں ورلڈ بینک سے ریٹائر ہوگئے۔ ورلڈ بینک میں سروس کے دوران انہوں نے ورلڈ بینک اور IMF کی مشترکہ منسٹریئل کمیٹی کے ایگزیکٹو سیکرٹری کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ اعلیٰ مناصب پر فائز رہنے کے دوران انہیں کئی بین الاقوامی شخصیات سے قریبی روابط کا موقع ملا۔ جن میں (چین) ماؤزے تنگ اور چواین لوئی۔ (یوگوسلاویہ کے) مارشل ٹیٹو، شاہ ایران، (اردن کے) شاہ حسین، (سوویت یونین کے) کروشیف اور لوسی گن۔ (ورلڈ بینک کے) رابرٹ میکنا مارا۔ (امریکہ) ہنری کیسنجر اور رچرڈ نکسن اور بہت سی دوسری شخصیات شامل ہیں۔

خلافت کا کامل احترام اور اطاعت آپ کا خاصہ تھا

ہمارے گھر میں ان بین الاقوامی شخصیات کے ساتھ ان کی بیسیوں تصاویر موجود ہیں۔ میں اس بات کا صرف اس لئے ذکر کر رہا ہوں کہ اگرچہ محترم صاحبزادہ صاحب ان شخصیات کا احترام کرتے تھے۔ لیکن جو تصویریں ان کی جانب سے مکمل احترام اور محبت ظاہر کرتی ہیں وہ فقط وہی ہیں جو خلفاء کے ساتھ ہیں۔ جب وہ دوسری بین الاقوامی شخصیات سے ملاقات کرتے تو پورے قد کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔ لیکن جب وہ اپنے خلیفہ کے حضور ہوتے تو اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ان کے چھوٹے بھائی تھے، میاں صاحب اپنا سر جھکائے رکھتے اور انتہائی احترام کے ساتھ کھڑے ہوتے۔ یہ اس ناقابل یقین اور حیرت انگیز شخص کا بنیادی وصف اور خاصہ تھا۔

ہمارے پیارے حضور خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات سے چند ہفتے پیشتر میں نے حضور کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے لوح مزار کے لئے چند تحریری کلمات عنایت فرماویں۔ حضور نے جواب دیا۔ (انگریزی الفاظ کا مفہوم عرض ہے۔ مترجم)

''آپ خود لکھیں اور میری جانب سے مندرجہ الفاظ شامل کریں:

''وہ خلافت احمدیہ کے کامل فدائی تھے۔ ان کی خلافت کے ساتھ ایسے اعلیٰ درجے کی غیر متزلزل محبت، اطاعت اور الفت تھی کہ میں بحیثیت چھوٹا بھائی ہونے کے بسا اوقات الجھن سے دوچار ہو جاتا تھا۔ (Embarrassed)''

اطاعت کا ایک عجیب منظر

جیسا کہ آپ حضرات جانتے ہیں محترم میاں صاحب نے اپنی زندگی کے آخری 9 سال کمر درد کی وجہ سے تکلیف میں گزارے۔ بعض اوقات ان کے لئے لمبا فاصلہ چلنا مشکل ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ہم اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو لندن کے لئے الوداع کہنے کی غرض سے امریکہ کی Dulles Air port پر موجود تھے۔ چونکہ میں سیکیورٹی کی خاطر حضور کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ حضور نے مجھ سے پوچھا کہ ''بھائی'' (یہ لفظ بڑے بھائیوں کے لئے احترام کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے) کہاں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ٹانگ اور کمر میں درد کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ حضور واپس مڑے اور پیچھے کی طرف چلنے لگے۔ ہم نے میاں صاحب کو دیکھا وہ لوگوں کے ایک گروپ کے ساتھ بہت سنبھل سنبھل کر چل رہے ہیں۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ درد محسوس کر رہے تھے۔ ان کے ایک نائب ایک وھیل چیئر کے ساتھ عین ان کے پیچھے پیچھے چلے آرہے تھے۔ حضور نے بڑی محبت سے فرمایا ''بھائی۔ وھیل چیئر پر بیٹھ جائیں''۔

میاں صاحب حضور کی طرف مڑے اور بڑی احسان مند نظروں سے کہا ''مجھے اجازت ہے؟''۔ وہ اپنے امام کی اجازت کے بغیر بیٹھنے کو راحت کا باعث نہیں سمجھتے تھے اور اپنے امام سے اجازت حاصل ہو جانے کے بعد بھی وہ بیٹھے ہوئے بے چینی محسوس کر رہے تھے کہ ان کا آقا تو ابھی کھڑا تھا۔

حضور کی میاں صاحب سے گہری محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی میاں صاحب سے بہت محبت کرتے تھے کیونکہ حضور شروع سے ہی انہیں بڑے بھائی کے طور پر دیکھتے ہوئے بڑے ہوئے تھے۔ میاں صاحب کی دنیاوی کامرانیوں سے حضور خوب آگاہ تھے۔ لیکن یہ میاں صاحب کا روحانی مرتبہ تھا جسے حضور سب سے زیادہ سراہتے اور اس کی پذیرائی فرماتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 1980ء کی دہائی کے جلسہ سالانہ کی تقریروں میں ایک موقع پر حضور نے میاں صاحب کے بارہ میں فرمایا تھا۔ (الفاظ کا مفہوم عرض ہے۔ مترجم)

آپ سب ایم۔ ایم۔ احمد کو جانتے ہیں کہ انہوں نے اس دنیا میں کیا کیا کارنامے انجام دیئے ہیں۔ ان کی روحانی کامرانیاں ان کی دنیاوی کامیابیوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔

حضور خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک شفقت نامہ

میں آپ کے سامنے حضور کے ایک خط کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جو حضور نے میری بیگم کو تحریر فرمایا تھا۔ حضور کا گرامی نامہ اس خط کے جواب میں ہے جو میری بیگم نے حضور کے 1994ء کے دورۂ امریکہ کے دوران حضور کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ اس خط میں میری بیگم نے محترم میاں صاحب کے لئے اپنے گہرے پیار کا ذکر کیا تھا اور حضور کو یہ بھی لکھا کہ محترم میاں صاحب پر فخر کرتی ہیں جو انتہائی کمزور صحت اور عمر رسیدہ ہونے کے باوجود دن رات بیت الرحمٰن کے منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔

حضور نے اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا۔ (خط کے ایک حصے کے انگریزی الفاظ کا مفہوم عرض ہے۔ مترجم)

مجھ پر خاص طور پر خط کے اس حصے کا گہرا اثر ہوا جس میں میرے پیارے بھائی کو تمہاری پیار بھری آنکھوں سے مجھے دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جب میں نے خط کے ان الفاظ کو پڑھا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ تم انہیں میری آنکھوں سے دیکھ رہی ہو۔

زندگی کا سرمایہ

اپنے رب کے حضور حاضر ہونے سے چند ماہ قبل انہوں نے اپنے بیڈ (Bed) کے قریب دراز سے خطوط کا ایک پیکٹ نکالا جو حضور نے انہیں تحریر فرمائے تھے۔ اس وقت میں اور صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ وہاں موجود تھے۔ آپ ہماری طرف مڑے اور فرمایا ''یہ میری زندگی کا سرمایہ ہے۔'' یہ بات وہ ہستی کہہ رہی تھی جسے زندگی میں کیا کچھ حاصل نہ ہوا تھا؟ وہ جسے حکومت پاکستان نے وطن عزیز کے دو عظیم ترین تمغوں سے نوازا۔ ایک ستارۂ پاکستان اور دوسرا ہلال قائداعظم۔ اسی طرح انہیں دوسرے ممالک کی جانب سے کسی بھی غیر ملکی اعلیٰ شخصیت کو دیئے جانے والے سب سے اعلیٰ تمغوں سے نوازا گیا۔ اس سے خود بخود یہ زبردست گواہی ملتی ہے کہ ان کے نزدیک زندگی میں درحقیقت کن چیزوں کو اولیت حاصل تھی۔

سب سے بالا کیا چیز تھی

خلافت احمدیہ کی محبت پر جس چیز کو اولیت حاصل تھی وہ ان کے نزدیک ایک ہی تھی اور وہ تھی اللہ تعالیٰ سے ان کی محبت، اللہ تعالیٰ کے پیغام قرآن مجید سے محبت اللہ تعالیٰ کے انبیاء سے محبت جن کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے راہ ہدایت دکھائی۔ وہ دن میں کئی بار قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور مختلف النوع تفاسیر کا مطالعہ کرتے تھے۔ وہ ان تفاسیر سے ایسی سہولت سے حوالے بیان کیا کرتے تھے جو انہی کا خاصہ تھا۔ بہت سی جلدیں جو ہمارے گھر پر موجود ہیں ان پر ان کے ہاتھوں سے لکھے ہوئے تفصیلی نوٹس مرقوم ہیں۔ وہ کتب حضرت مسیح موعود کا بھی مطالعہ کرتے تھے اور اکثر ہماری ہمت بڑھاتے تھے کہ ہم بھی ان کا مطالعہ کریں۔ وہ باقاعدگی سے قرآن کریم اور ان سب کے حوالے بیان کرتے تھے۔

ذکر حبیب کا موضوع

ذکر حبیب کے موضوع پر ان کی تقاریر اور بیانات ایک خاص رنگ لئے ہوتے تھے۔ یہ ان کا پسندیدہ موضوع تھا اور اگرچہ انہوں نے اس موضوع پر بے شمار تقریریں کی تھیں لیکن وہ ہر نئی تقریر کی تیاری پر اتنا ہی وقت اور محنت صرف کرتے تھے جتنا کہ پہلی تقریر پر کر چکے ہوتے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ وہ تقریر کی تیاری اور ادائیگی کے دوران کس قدر جذباتی اور مستغرق ہوتے تھے۔ میرا پختہ یقین ہے کہ حکومت پاکستان اور ورلڈ بینک دونوں جگہ پر اپنے ممتاز مناصب کے باوجود یہ ان کا تیسرا اور آخری میدان اور منصب تھا جو اپنے نزدیک سب سے اہم اور اعلیٰ تھا۔ دین حق اور احمدیت کی خدمت کا میدان اور منصب !!

دین کو دنیا پر مقدم رکھنا

خواہ محترم میاں صاحب کسی کمیٹی کے ممبر ہوتے یا کمیٹی کے سربراہ ہوتے ہیں یا پھر آخر میں جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر مقرر ہوئے (جس منصب پر وہ تیرہ برس تک فائز رہے) وہ ہر حال میں اپنے آپ کو احمدیت کے مقصد کے لئے وقف سمجھتے اور ان کی زندگی ہمارے لئے نمونہ تھی۔ وہ اکثر اس نصب العین کی تلقین کرتے ”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“۔ اگر کوئی ان کی زندگی کا جائزہ لے تو اسے اس نتیجہ پر پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زندگی کا لمحہ لمحہ اس نصب العین پر پوری طرح کاربند رہے۔ جب وہ بیدار ہوتے اور باتھ روم کی طرف جاتے تو درد کی وجہ سے مجھے ان کی آواز سنائی دیتی۔ پھر جب وہ سخت کوشش کر کے اپنے کپڑے پہن رہے ہوتے تو بھی درد کی آواز سنائی دیتی۔ لیکن ایک بات ہے کہ ان کا لباس لازماً بے شکن اور بے داغ ہوا کرتا تھا۔ ان کی ٹائی کا رنگ کوٹ کی اوپر والی جیب میں سجے رومال کے ہم رنگ ہوتا اور جرابیں اور جوتے لباس کے رنگ کے مطابق ہوتے۔ جب وہ گھر کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے گیراج کی طرف جا رہے ہوتے تو بھی مجھے ان کے درد کی آواز سنائی دیتی لیکن میں نے اس دوران ان کے درد کی آواز کبھی نہیں سنی نہ اس کا احساس تک دیکھا جب وہ اپنے دفتر میں گھنٹوں کام میں گزار دیتے یا کسی طویل اجلاس کی صدارت کر رہے ہوتے یا شوریٰ میں موجود ہوتے یا جلسہ میں شرکت کر رہے ہوتے۔ جماعت کی بہتری اور ترقی کے لئے ان کی دلی آرزو اور وابستگی غالب آ جاتے اور یہ جذبہ کسی بھی ڈاکٹر کی تجویز کردہ کوئی سی بھی درد کش دوائی سے کہیں زیادہ موثر ثابت ہوتا۔ وہ افراد جماعت سے کہا کرتے کہ وہ اپنے آپ سے یہ سوال کیا کریں۔ ”آج میں نے اپنے دین کے لئے کیا کام انجام دیا ہے؟“ اور مجھے معلوم ہے کہ وہ اپنے آپ سے ہر روز یہ سوال پوچھا کرتے تھے۔

عظیم لوگ دوسروں کو راہ دکھاتے ہیں

مجھے یاد ہے کہ میں بچپن سے ہی انہیں غور سے دیکھا کرتا تھا۔ میں انہیں ٹی۔ وی پر دیکھتا تھا۔ ان کی تصویریں پاکستانی اخبارات میں دیکھتا تھا اور پھر انہیں اپنے خاندان کی تقاریب میں دیکھتا تھا اور یہ نظارے میرے لئے ہمیشہ دلچسپی کا اور حیرت کا باعث بنتے۔ جب وہ میرے ساتھ ہوتے بالکل میرے جیسے بن جاتے۔ میرے ساتھ کھیلتے میں ان کی کمر پر سوار ہو کر سارے گھر میں گھومتا اور پھر جب میں ٹی وی لگاتا تو وہ اہم شخصیات سے ملاقات کر رہے ہوتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ میں اور میرے کچھ دوست تھیٹر میں ایک فلم دیکھنے چلے گئے۔ یہ چیز اچھی نہیں سمجھی جاتی تھی لیکن بہرکیف دوستوں کے کہنے پر چلا گیا۔ اس زمانہ میں پاکستان میں فلم شروع ہونے سے پہلے ان عوام الناس کو باشعور اور باخبر رکھنے کے لئے، جو کسی اور ذریعہ سے خبریں نہیں سنتے یا دیکھتے، ایک ہفتہ وار خبرنامہ پیش کیا جاتا تھا۔ جب ہم اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور تھیٹر میں جانے کی وجہ سے پہلے ہی اپنے آپ کو قابل الزام سمجھ رہے تھے۔ اندازہ کیجئے کہ اس کے بعد کیا ہوا خبرنامہ شروع ہو گیا اس میں زیادہ تر میاں صاحب کو ہی دکھایا گیا کہ مختلف اجلاسات میں شرکت کر رہے ہیں اور ایک پریس کانفرنس کو خطاب کر رہے ہیں۔ جب میں نے ان کی یہ اعلیٰ سرگرمیاں دیکھیں تو مجھ پر احساس جرم غالب آ گیا اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں فلم شروع ہونے سے پہلے ہی سینما گھر سے باہر نکل آیا۔

مقناطیسی شخصیت کے دو بنیادی خواص

مجھے اس بات پر ہمیشہ حیرت ہوتی تھی کہ یہ ناقابل یقین اور حیرت انگیز وجود کس طرح اتنے زیادہ لوگوں کو ان کی مرضی اور خوشی سے اتنا زیادہ کام کرنے پر آمادہ کر لیتا ہے۔ لوگ کیوں ان کی بات پر دھیان دیتے ہیں اور اس حد تک لبیک کہتے ہیں۔ بڑے لمبے تجزیے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ سب کچھ ان کے دو بنیادی خواص کی وجہ سے تھا۔ دوسروں پر اعتماد کرنا اور خود کو قابل اعتماد ثابت کرنا۔ اگر کوئی شخص محترم میاں صاحب کی شخصیت کا گہری نظر سے مطالعہ کر لے تو متذکرہ بالا دونوں خواص بہت نمایاں نظر آئیں گے۔

دکھی دلوں کے کام آنے کی سبق آموز مثال

ایک مضمون نگار نے ایک واقعہ لکھا ہے جو 'الفضل' میں شائع ہوا تھا۔ مضمون نگار لکھتے ہیں کہ ان کے ایک دوست کو یہ شکایت پیدا ہوئی کہ ان کے ساتھ انصاف نہیں ہوا وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنا معاملہ علاقہ کے کمشنر کے پاس لے جائیں چنانچہ ان دونوں دوستوں نے کمشنر کے ساتھ ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب وہ ان کے دفتر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں بہت سے لوگ اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں اور ان میں کئی بااثر لوگ بھی شامل ہیں۔ چونکہ ان دونوں دوستوں نے پیشگی وقت نہیں لے رکھا تھا اس لئے وہ ناامید ہو گئے اس پر ان میں سے ایک نے اس مضمون کا رقعہ لکھا کہ ہم غریب لوگ ہیں اور ایک لمبا سفر طے کر کے آپ سے ملنے آئے ہیں۔ یہ رقعہ لے کر جانے والا ملازم فوراً واپس مڑا اور انہیں کہا کہ عمارت کی دوسری جانب والے دروازے کی طرف آ جائیں۔ جب انہوں نے دروازے پر دستک دی تو ایک نوجوان نے دروازہ کھولا اور انہیں اندر آ جانے کو کہا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا انہوں نے ناشتہ وغیرہ کیا ہوا ہے اس لئے کہ وہ ایک لمبا فاصلہ طے کر کے آئے ہیں۔ انہوں نے جواباً کہا کہ وہ صرف کمشنر صاحب کو ملنے آئے ہیں اور اگر وہ نوجوان ان کی ملاقات کرا دے تو وہ بہت شکر گزار ہوں گے وہ نوجوان کمرے سے باہر چلا گیا اور ایک ٹرے (Tray) کے ساتھ واپس لوٹا جس میں چائے اور بسکٹ رکھے تھے۔ ایک بار پھر دونوں نے التجا کی کہ وہ کمشنر صاحب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ نوجوان نے مسکرا کر کہا ”مجھے معلوم نہیں آپ کس کمشنر سے ملنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس علاقہ کا کمشنر تو میں ہوں“ اس واقعہ سے میاں صاحب کی غریب لوگوں کے لئے غمخواری واضح ہوتی ہے نیز یہ واقعہ ان کی مہمان نوازی اور مزاح کی حس کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

مزاح کی حس آخر تک قائم رہی

ان میں مزاح کی حس خوب تھی۔ وہ لطیفے سناتے اور دوسروں سے سن کر لطف اٹھاتے۔ مزاح کی یہ حس آخر دم تک قائم رہی۔ مجھے یاد ہے کہ ان کی وفات سے چند روز پہلے جون 2002ء میں جبکہ وہ ہسپتال میں داخل تھے انہوں نے میرے بیٹے محمد سے پوچھا کہ وہ انہیں سارا دن نظر کیوں نہیں آیا۔ میرے بیٹے محمد نے جواب دیا کہ وہ فائنل امتحان کی تیاری میں مصروف رہا۔ میاں صاحب نے اس سے دریافت کیا کہ اس کو کس درجہ کے مارکس (Grades) حاصل کرنے کی توقع ہے اور محمد کے جواب دینے سے پہلے خود ہی پوچھا کہ کیا اسے اپنے بابا (صاحب مضمون) جیسے Grades لینے کی توقع ہے؟ معصوم بچے نے یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کے بابا بہت ہوشیار اور لائق ہیں جواب دیا 'جی ہاں'۔ اس پر میاں صاحب نے دیوار پر لٹکے ہوئے چارٹ کے حرف C کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے بابا کے 'A' گریڈز کی شکل اس حرف (C) کی طرح ہوتی تھی۔“ (مطلب یہ تھا کہ وہ A کی بجائے C گریڈ لیا کرتے تھے۔ مترجم)

یہ کہنے کے بعد میاں صاحب نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا یہ ان کا آخری بار کا قہقہہ تھا۔

دوسروں کی خیر خواہی کی خاطر

محترم میاں صاحب بہت بامروّت اور دوسروں کا بہت خیال والی شخصیت تھے وہ دوسروں کی بہتری اور مفاد کی بہت پاسداری کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے دورے پر آئے ہوئے پاکستان کے وزیر خزانہ کو ایک ریسٹورنٹ میں کھانے کی دعوت دے رکھی تھی اور میں میاں صاحب کو گاڑی میں لے جا رہا تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ ہم جب بھی پاکستان جاتے ہیں یہ وزیر ہماری دعوت اپنے گھر پر کرتے ہیں۔ ہمیں بھی انہیں ریسٹورنٹ کی بجائے دعوت پر گھر پر بلانا چاہئے۔ میاں صاحب میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا ”کیا تم سمجھتے ہو کہ میں انہیں گھر پر نہیں بلانا چاہتا؟ اگر میں گھر پر ان کی دعوت کروں تو تنگ نظر اور متعصب لوگ ان کے پیچھے پڑ جائیں گے۔“

اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ اپنی دلی خواہش پر اپنے دوستوں کی بہتری اور خیر خواہی کو ترجیح دیتے تھے۔

عجز و نیاز کا پیکر

میاں صاحب نے اردو محاورے ”پھلدار درخت ہمیشہ جھکا ہوتا ہے“ کو نئے معنے دیئے۔ یعنی بہت دفعہ ایسے ہوا کہ اگر انہیں یہ محسوس ہوا کہ انہوں نے میرے ساتھ یا گھر کے کسی اور فرد کے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے تو وہ ہمارے پاس آتے اور کوئی عذر بنائے اور وجہ بیان کئے بغیر سیدھی بات کہتے ”میں غلطی پر تھا۔ مجھے معاف کر دیں' اور آپ کے انداز سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ ہر ہر لفظ سچے دل سے کہہ رہے ہیں“۔ وہ بہت کریم النفس شخص تھے اور اگر کوئی آدمی ان کی تھوڑی سی بھی خدمت کرتا تو اس کی بہتر قدر کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے صدیق نامی دوست جو ان کی دیکھ بھال کرتے تھے میاں صاحب ان کا بھی شکریہ ادا کرتے تھے۔

جماعتی کارکنان کے ساتھ خاص التفات

وہ ان لوگوں کے لئے بہت ہی نرم گوشہ رکھتے تھے جو کام پر مستعد رہتے تھے خاص طور پر واقفین زندگی کے لئے۔ آپ نے مربی امریکہ مولانا شمشاد صاحب کا تحریر کردہ یہ واقعہ پڑھا ہوگا کہ جب وہ پہلی بار بطور مربی سلسلہ امریکہ جا رہے تھے تو اس سفر کے دوران انہوں نے لندن کے ہیتھرو ائر پورٹ پر محترم میاں صاحب سے پہلی بار ملاقات کی اور انہیں اپنا تعارف کرایا کہ وہ نئے مشنری کے طور پر امریکہ جا رہے ہیں۔ چند لمحوں کے بعد میاں صاحب اور بیگم صاحبہ امریکہ جانے کے لئے جہاز پر سوار ہو گئے۔ مربی شمشاد صاحب بھی اسی جہاز پر سوار ہوئے۔ شمشاد صاحب بتاتے ہیں کہ پرواز کے دوران محترم میاں صاحب کئی بار ان کے پاس آئے اور ان کی خیر و عافیت دریافت کرتے رہے۔ جب جہاز امریکی ائرپورٹ پر اترنے والا تھا تو محترم میاں صاحب ایک بار پھر شمشاد صاحب کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ چونکہ وہ (محترم میاں صاحب) ڈپلومیٹک لاونج سے ائر پورٹ سے باہر جائیں گے اس لئے شمشاد صاحب انہیں نہیں مل سکیں گے۔ بہر حال اس بات کی تسلی کرلیں گے کہ جماعت کا کوئی نمائندہ شمشاد صاحب کو لینے ائرپورٹ پر آیا ہوا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ خود شمشاد صاحب کا انتظار کریں گے۔ بہر حال جب میاں صاحب نے تسلی کر لی کہ واقعی محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور ان کے ایک معاون ائر پورٹ پر موجود ہیں تو وہ واپس امیگریشن ایریا میں گئے اور شمشاد صاحب کو اطمینان دلایا کہ جماعت کے دوست انہیں لینے کے لئے ائرپورٹ پر موجود ہیں۔ اس کے بعد محترم میاں صاحب ائرپورٹ سے رخصت ہوئے۔

مکرم مبارک احمد ملک صاحب کے ایک خط کا ذکر

مجھے مبارک ملک صاحب کا ایک خط موصول ہوا ہے جو میاں صاحب کے متعلق بہت ہی پیارے واقعات سے لبریز ہے۔ میں اس میں سے ایک اقتباس کا ذکر کروں گا جس سے جماعت کے کارکنان کے لئے میاں صاحب کی محبت و شفقت عیاں ہوتی ہے مبارک احمد ملک صاحب نے اپنے خط میں لکھا۔

''جب میاں صاحب جماعت کی خدمت اور اپنے معتمد ساتھیوں اور مجلس عاملہ کے ساتھ اجلاسات کے لئے گھنٹوں بیت الذکر میں بیٹھ کر کام میں مصروف رہتے تو وہ اپنا دوپہر کا کھانا ساتھ لے آتے اور جب وہ اپنا کھانا کھانے بیٹھتے تو سارا پھل موجود ممبران میں تقسیم کر دیتے بلکہ سینڈوچ بھی آدھا کر کے ایک حصہ دوستوں کو دے دیتے۔ یہ منظر وہاں پر موجود دوستوں کے لئے بہت دلگداز ہوتا۔ محترم میاں صاحب کا یہ مشفقانہ سلوک رضا کارانہ خدمت بجالانے والوں کے لئے ان کی محبت اور شفقت کو ظاہر کرتا ہے۔

تواضع اور مروت کا ایک اور نظارہ

یہ ملک مسعود صاحب کے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا ذکر ہے۔ میاں صاحب سٹیج کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پھسل گئے اور انہیں چوٹ آ گئی۔ وہ پھر بھی سیڑھیاں چڑھ کر سٹیج پر پہنچ گئے اور دعوت دعا میں شریک ہوئے۔ جب ہم گاڑی میں واپس آ رہے تھے تو انہوں نے ذکر کیا کہ ان کی ٹانگ پر چوٹ آئی ہے۔ میں نے اپنے برادر نسبتی ڈاکٹر اشفاق حسن کو فون کیا جو ہڈیوں کے ماہر ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے مہربانی کی اور اپنی کار میں رات کے ایک بجے ہمارے گھر پہنچ گئے۔ انہوں نے زخم کا معائنہ کیا اور علاج معالجہ کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی مجھ سے کہا کہ کل صبح پہلا کام یہ کریں کہ میاں صاحب کو ہسپتال لے جائیں۔ ڈاکٹر اشفاق کے الفاظ یہ تھے۔

ان کی عمر اور میڈیکل ہسٹری والے کسی بھی شخص کے لئے یہ چوٹ خطرے کا باعث بن سکتی ہے جب میں نے میاں صاحب سے پوچھا کہ انہوں نے مجھے چوٹ کے متعلق دعوت کے موقع پر کیوں نہ بتایا دیا تاکہ انہیں تین گھنٹے پیشتر اس کا علاج مہیا ہو سکتا۔ انہوں نے جواب دیا ''ملک صاحب اتنے شیدائی کارکن ہیں۔ میں ان کے خاص خوشی کے دن کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا''۔

دیانت اور سخت محنت

دیانتداری اور محنت شاقہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے جہاں تک ان دو اوصاف کا تعلق ہے۔ محترم میاں صاحب نے انہیں بہت اجاگر کیا ہے وہ مجھے ہمیشہ کہتے تھے کہ دیانتدار بننے کے لئے تمہیں لازماً سخت محنتی بننا ہوگا۔ تم ان میں سے ایک چیز کو دوسری کے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔ جہاں تک کوئی غلط کام کرنے کا تعلق ہے تو اس میں اپنی مرضی کی کوئی گنجائش نہیں۔ جس چیز سے تمہیں اپنے آپ کو بچانا ہے وہ یہ ہے کہ غلط عمل کا شائبہ تک نظر نہ آئے۔

غلط اقدام کی پرچھائیں سے بھی بچنا چاہئے

چند برس پہلے کی بات ہے جماعت کے صدر دفتر (Head Quarters) کو ایک گاڑی کی ضرورت تھی کیونکہ پرانی گاڑی بے کار ہو چکی تھی۔ میاں صاحب کے ایک سٹاف ممبر اپنی گاڑی فروخت کر رہے تھے۔ یہ بہت عمدہ حالت میں تھی اور اس کی قیمت قریباً 5 ہزار ڈالر تھی۔ میں نے میاں صاحب کو مشورہ دیا کہ جماعت کو یہ گاڑی خرید لینی چاہئے۔ یہ کیڈلک گاڑی تھی۔ ان کا جواب یہ تھا کہ وہ اس وقت بیت الرحمٰن کی تعمیر کے لئے دوسروں سے چندہ اکٹھا کرنے کی مہم پر ہیں۔ اس لئے وہ خود کیڈلک میں سوار ہو کر اس کام کے لئے گھوم پھر نہیں سکتے۔ میں نے انہیں اس کی (انتہائی واجبی) قیمت کے متعلق بتایا تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا ''کیا تم اس کے دروازے پر یہ اعلان لگانا چاہتے ہو کہ اس کی قیمت صرف 5 ہزار ڈالر ہے اور جماعت کی رقم کا غلط استعمال نہیں ہو رہا''؟ غلط کام کی پرچھائیں سے بھی بچنا چاہئے۔''

تقویٰ کی باریک راہیں

جب میں بچہ تھا تو مجھے اچھی کاروں کا بہت شوق ہوتا تھا۔ اس لئے مجھے اس گاڑی میں آنا جانا بہت اچھا لگتا تھا جو محترم میاں صاحب کو گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کی گئی تھی۔ ایک دن جبکہ ڈرائیور مجھے سکول لے جا رہا تھا اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ میں خاص اسی گاڑی کے لئے کیوں اصرار کرتا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ یہ کیسی شاندار کار ہے!! جب ہم سکول پہنچے تو ڈرائیور نے ڈیش بورڈ کے نیچے بنا ہوا خانہ (Glove Compartment) کھولا اور مجھے ایک نوٹ بک دکھلائی۔ اس نے مجھے بتایا کہ جس دن وہ میاں صاحب کے ڈرائیور کے طور پر حاضر ہوا میاں صاحب نے اسے نوٹ بک دی اور ہدایت کی جب بھی ان کے گھر کے افراد گاڑی میں گھومنے پھرنے جائیں تو وہ (ڈرائیور) ہر بار گاڑی کے میٹر سے مسافت نوٹ کیا کرے۔ ہر ماہ کے آخر میں وہ نوٹ بک صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کے سپرد کی جاتی ہے اور میاں صاحب کے ذاتی فنڈ سے گورنمنٹ آف پاکستان کو ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ بات کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ اس کے بعد میں خود کبھی اس کار میں سوار نہیں ہوا۔

خودنمائی نہیں شیوۂ ارباب وفا

میاں صاحب کے متعلق کوئی تذکرہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک انکسار اور بے نفسی کے متعلق بات نہ کی جائے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ پاکستان کے پچاسویں یوم آزادی کے موقع پر جماعت احمدیہ امریکہ نے ایک سوونیئر شائع کیا تھا۔ اس میں جماعت کے ان سپوتوں کے مختصر کوائف اور فوٹو شامل کئے گئے جنہوں نے پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کیا تھا اگر آپ اس سوونیئر کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس میں میاں صاحب کا کوئی ذکر نہیں۔ کیونکہ وہ خود اس کی اشاعت کر رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ اس میں اپنا تذکرہ آنے دیں۔

اپنوں کو بھی خبر نہ ہوئی

ایک موقع پر ہم لندن کے ہیتھرو ائرپورٹ پر موجود تھے۔ میاں صاحب ایک نیوز کانفرنس میں مصروف تھے اور میری والدہ محترمہ اور میں ایک طرف بیٹھے یہ نظارہ کر رہے تھے۔ جب نیوز کانفرنس اختتام کو پہنچی تو ہم کار میں سوار ہو کر برطانیہ میں مقیم سفیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچے جہاں ہمیں قیام کرنا تھا۔ کار میں سفر کے دوران میری والدہ محترمہ نے میاں صاحب سے پوچھا کہ نیوز کانفرنس میں شامل نمائندے آپ کو ہز ایکسیلینسی (فضیلت مآب) کہہ کر کیوں مخاطب ہو رہے تھے کیونکہ یہ الفاظ تو مرکزی وزراء اور اس طرح کے منصب کی شخصیات کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ تب بہت مشکل اور جھجکتے ہوئے لہجے میں میاں صاحب نے جواب دیا ''میں وزیر ہوں''۔ اس دن ہمیں معلوم ہوا کہ وہ تو مرکزی وزیر کے عہد پر فائز تھے۔

نئی نسل کے متعلق تشویش

آخر میں میں اس واحد تشویش کا ذکر کرنا چاہوں گا جو میاں صاحب کو لاحق تھی یہ ہمارے نونہالوں کے متعلق تھی۔ آپ کو یاد ہوگا وہ کہا کرتے تھے کہ ہمیں اپنے گھروں کو دین حق کی چھوٹی چھوٹی یونیورسٹیوں میں تبدیل کر دینا چاہئے۔ آج میں بحیثیت ان کے عزیز ہونے کے آپ کے سامنے اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے انہیں زندگی کے ہر دن اس نصیحت پر عمل پیرا دیکھا۔ میں آپ کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایک خطبے کا ایک اقتباس پیش کروں گا جس میں اس امر کی تفصیل بیان ہوئی ہے کہ جب میاں صاحب ہمیں اپنے گھروں کو دین حق کی چھوٹی چھوٹی یونیورسٹیوں میں ڈھالنے کی ترغیب دیتے تھے تو اس سے ان کی کیا مراد تھی۔

(اب خاکسار مترجم انگریزی الفاظ کا مفہوم پیش کرتا ہے)

حضور نے فرمایا:۔

یہاں امریکہ میں آپ کے امیر ایم۔ ایم۔ احمد صاحب اور ان کی بیگم، میری بہن امۃ القیوم اس ضمن میں تقلید کی خاطر آپ کے لئے عمدہ مثالیں ہیں۔ میرے بھتیجے باتو (BATTU) کا بیٹا محمد احمد انہیں بہت پیارا ہے اور وہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ گویا محمد احمد کا ان پر مکمل اختیار ہے اور جو اس کی خواہش ہو وہ پوری کی جائیگی۔ میرا مطلب ہے کہ یہ تاثر ہے جو سرسری طور پر دیکھنے والے پر قائم ہوتا ہے اور قدرتی طور پر بچے پر بھی یہی تاثر ہے۔ لیکن مجھے اس معاملے کا زیادہ بہتر طور پر علم ہے۔ اپنی چھوٹی سی آزاد دنیا کے اندر بچے کو اصولوں کی چار دیواری کو عبور کرنے کی کبھی اجازت نہیں دی جاتی۔ دراصل اسے یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ پوری طرح سچا بنے، بڑوں کا احترام کرے، وہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ اور آپ کے پیروکاروں۔ تمام دیندار لوگوں سے محبت کرے اور یہ بات گویا اس کے خون میں سرائیت کر چکی ہے کہ وہ قرآن کریم کی تکریم کرے اور جب بھی اس کی تلاوت ہو تو اسے خاموشی سے سنے یہ سب کچھ اسی رنگ میں کیا جاتا ہے کہ بچے کو اپنی آزادی کا بھی برابر شعور رہے اور وہ ہدایات کو پوری

طرح اپنا کردار ان پر بھی اس رنگ میں عمل پیرا ہو کہ گویا یہ ساری اچھی چیزیں اس کی اپنی ہیں اور وہ ان اچھی صفات کا خود محافظ ہے۔

تربیت کے لئے میاں صاحب کا کامیاب طریق

حضور کے مندرجہ بالا خطاب سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ بچے کی صحیح طریقے سے پرورش کرنا میاں صاحب کے نزدیک بے حد اہم تھا۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ پیشتر اس کے کہ آپ ایسے تربیتی منصوبے کا آغاز کریں آپ کا پہلے لازماً بچوں کے ساتھ ایک تعلق قائم ہونا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے وہ میرے بڑھنے کے دور میں میرے ساتھ بہت سا وقت گزارتے تھے جب میں بڑا ہو رہا تھا تو ہمیشہ یہ محسوس کرتا تھا کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ جب کوئی ان سے یہ کہتا کہ اس طرح وہ مجھے بگاڑ رہے ہیں تو ان کا جواب یہ ہوتا کہ میں (صاحب مضمون) نے کبھی ان کی حکم عدولی نہیں کی اور اگر کوئی بچہ حکم عدولی نہیں کرتا تو وہ بگڑ نہیں سکتا۔ وہ میرے بچوں کے ساتھ بھی اس طرح کا برتاؤ کرتے۔

میاں صاحب کے فلسفہ کا خلاصہ

ان کے فلسفہ کا بنیادی نکتہ اس یقین میں پیوست تھا کہ اگر ایک بچے اور والدین کا باہمی تعلق محبت احترام اور سمجھ بوجھ سے مملو ہو تو باقی چیزیں خود بخود درست ہو جائیں گی۔ وہ صرف مثالی والد ہی نہ تھے بلکہ مثالی بیٹے بھی تھے۔ انہوں نے جو پیار اور احترام اپنے والدین کو دیا وہ ایک مثال ہے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ احمدیت کی مسلسل ترقی کے لئے بچوں کو مستقبل کے لئے تیار کرنا از حد ضروری ہے۔ مجھے اس بات پر شرح صدر ہے کہ ان کے نزدیک بچوں کی تعلیم و تربیت دو وجہ سے لازمی ہے اول خود بچوں کی حفاظت کے لئے۔ دوم مستقبل میں احمدیت کے لئے راہ ہموار کرنے کی خاطر۔ کیونکہ یہ آج کے بچے ہی ہیں جو کل کے داعیان الی اللہ بنیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میاں صاحب کی روح کو اپنی رحمت اور برکت سے نوازے اور ان کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

معروف شاعر عبدالسلام سلام نے حضرت میاں صاحب کے لئے کیا عمدہ اشعار کہے ہیں: ؎

علم کے زیور سے وہ آراستہ
علم کا پہنے وہ زیور چل بسا
مثلِ ساقی تھا وہ اپنی بزم میں
بادۂ الفت لٹا کر چل بسا

مکرم کاشف رشید صاحب

ٹیلی فون کس طرح کام کرتا ہے

آج کل ڈیجیٹل سسٹم کے ذریعہ ہزاروں میل دور رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے

یونانی زبان میں ٹیلی کا مطلب ہے ''دور'' اور فون کا مطلب ہے ''آواز''۔ ٹیلی فون کی اصطلاحات انہی دو لفظوں کو جوڑ کر بنائی گئی ہے۔ دور کی آواز۔ اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ ٹیلی فون کی بہت اچھی تعریف ہے۔ ٹیلی فون کے ذریعے ہم گھر بیٹھے بیسیوں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں میل دور کے لوگوں سے بات کر لیتے ہیں۔ یہ دور کی آواز تو اور کیا ہے؟ ٹیلی فون کی ایجاد میں دو آدمیوں کا بڑا ہاتھ ہے ایک گراہم بیل اور دوسرا ایڈیسن۔ بیل نے 1876ء میں یہ معلوم کیا کہ آواز کی لہروں کو کس طرح بجلی کی لہروں میں بدل کر تاروں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جا سکتا ہے اور وہاں انہیں دوبارہ آواز کی لہروں میں تبدیل کر کے سنا جا سکتا ہے۔ اس کے طریقہ کار میں جو خامیاں رہ گئی تھیں انہیں اگلے برس مشہور امریکی موجد ایڈیسن نے دور کیا۔ جدید ٹیلی فون ایڈیسن ہی کے بنائے ہوئے آلے کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ ٹیلی فون سے ہم سب کو آئے دن واسطہ پڑتا ہی ہے بعض دفعہ تو ٹیلی فون پر باتیں کرنے والے ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آواز تاروں کے ذریعے اتنی دور پہنچ کیسے جاتی ہے؟ اور نہ صرف پہنچ جاتی ہے بلکہ اس کی آواز اتنی واضح ہوتی ہے کہ باتوں کے علاوہ دوسری طرف سے کاغذ کی سرسراہٹ، دروازے کے کھلنے یا بند ہونے کا شور، قدموں کی چاپ وغیرہ بھی سنائی دے جاتی ہے۔ پہلے ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ خود آواز کیا ہے اگر ہم کسی تنے ہوئے تار کو چھیڑیں تو کچھ دیر وہ تھرتھراتا رہے گا جب ہم بولتے ہیں تو ہوا میں بھی اس قسم کی تھرتھراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ گویا آواز نتیجہ ہے اس تھرتھراہٹ کا جو ہوا میں پیدا ہو۔ ہوا بہت ننھے ننھے ذروں کا مجموعہ ہے جنہیں سالمے یا مالیکول (Molecules) کہتے ہیں۔ یہ اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ انہیں خوردبین کی مدد سے بھی دیکھنا محال ہے۔ جب ہم بولتے ہیں تو یہ مالیکول تھرتھراتے ہیں۔ یہ تھرتھراہٹ سننے والے کے کان میں پہنچ کر کان کے پردے سے ٹکراتے ہیں یہ پردہ اتنا تنا ہوا ہوتا ہے جیسے کسی ڈھول پر جھلی منڈھی ہو۔ ہوا کے تھرتھراتے ہوئے ذرے اس پردے سے ٹکراتے ہیں تو اس پردے پر بھی بالکل اس قسم کی تھرتھراہٹ پیدا ہوتی ہے جیسی آواز پیدا ہوتے وقت ہوا میں ہوئی تھی۔ کان کے پردے کا تعلق ہمارے دماغ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ کیا کہا جا رہا ہے۔ ٹیلی فون کے دو حصے ہوتے ہیں ایک سے ہم سنتے ہیں اور دوسرے سے ہم بات کرتے ہیں۔ جس طرف ہم بات کرتے ہیں اس میں دھات کی ایک پتلی سے تھالی لگی ہوتی ہے۔ جب ہم بولتے ہیں تو آواز کی لہریں تھالی سے ٹکراتی ہیں۔ اس تھالی کے پیچھے ایک خانے میں کاربن کے خاص طرح سے تیار کئے ہوئے ہزاروں ذرے بھرے ہوتے ہیں۔ اس خانے میں اور ٹیلی فون کے تاروں میں بجلی کی رو دوڑتی رہتی ہے۔ جب دھات کی تھالی سے آواز کی لہریں ٹکرا نہ رہی ہوں تو کاربن کے ذرے ایک دوسرے سے قدرے الگ تھلگ رہتے ہیں ٹیلی فون پر کوئی بات کرے تو تھالی میں ذرا سا خم آ جاتا ہے۔ جو اتنا معمولی ہوتا ہے کہ نظر نہیں آتا۔ جب آواز کی لہروں سے دھات کی یہ پتلی تھالی خم کھا کر کاربن کے ذروں پر دباؤ ڈالتی ہے تو یہ ذرے ایک دوسرے سے چمٹ جاتے ہیں لیکن ...... دباؤ کم ہوا یا آواز رکی ادھر یہ ذرے پھر سے الگ الگ ہو گئے۔ ذروں کے اس طرح چمٹنے کا فائدہ یہ ہے کہ بجلی کی رو کو کاربن میں سے گزرنے میں بہت آسانی رہتی ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ اگر ذرے ملے جلے ہوں تو ان میں سے رو لپک کر گزر جائے گی اور اگر ان کے درمیان فاصلہ ہو تو رو کو گزرنے میں مشکل پیش آئے گی تھرتھراہٹ کی وجہ سے کاربن کے ذروں کی ترتیب میں جو فرق پڑتا ہے۔ اس قسم کا فرق بجلی کی رو میں بھی آ جاتا ہے اسے یوں سمجھئے کہ آواز تھالی کی تھرتھراہٹ کا سبب بنی، اس تھرتھراہٹ سے کاربن کے ذرے نئی ترتیب میں یکجا ہوئے ذروں کی اس ہر نئی ترتیب کا اثر ذروں سے گزرنے والی رو پر پڑا اور یہ اثر لے کر جو در حقیقت ابتدائی تھرتھراہٹ کا ہی عکس ہے رو تاروں میں سے گزر کر اس ٹیلی فون تک پہنچ گئی جس سے رابطہ قائم کیا گیا ہے۔

ٹیلی فون کے اس حصے میں بھی جس سے ہم بات سنتے ہیں دھات کی پتلی سی تھالی نصب ہوتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کاربن کے ذروں والے خانے کی بجائے ایک مقناطیس لگایا جاتا ہے یہ مقناطیس تاروں میں آنے والی بجلی سے چلتا ہے۔ بجلی جتنی زیادہ آ رہی ہوگی۔ مقناطیس اس قدر طاقتور ہو جائے گا جب دوسری طرف سے چلی ہوئی لہر مقناطیس تک پہنچ کر اس کی قوت کو کم و بیش کرتی ہے تو وہ دھات کی تھالی کو بڑی تیزی سے اپنی طرف کھینچتا اور چھوڑتا ہے اور یوں تھالی میں تھرتھراہٹ پیدا کر دیتا ہے۔ یہ تھرتھراہٹ بالکل ویسی ہوتی ہے جیسی دوسرے سرے پر بات کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔ ادھر آواز نے تھرتھراہٹ پیدا کی ادھر اس تھرتھراہٹ نے دوبارہ وہی آواز پیدا کر دی اور وہ آواز سننے والے کے کان میں پہنچ گئی۔ اس طرح ٹیلی فون دور کی آواز سن لی گئی۔ ہماری آواز تاروں میں خود چلتی نہیں جاتی بلکہ اس کے باعث بجلی میں جو تھرتھراہٹ یا ترمیم پیدا ہوتی ہے وہ یہ سفر طے کرتی ہے اور منزل مقصود پر پہنچ کر آواز بن جاتی ہے۔ پہلے ایک شہر کے اور پھر ملک بھر کے ٹیلی فونوں کو ایک دوسرے سے ملانے کے لئے تاروں کا جال بچھانا پڑتا ہے پھر ایک ملک کی ٹیلی فونی نظاموں سے ملایا جاتا ہے۔ کھمبوں پر لگے ہوئے تار تو سبھی نے دیکھے ہوں گے یہی تار بعض اوقات زمین کے نیچے اور جب دریا اور سمندر حائل ہو تو ان کے نیچے بچھائے جاتے ہیں۔ اگر ٹیلی فون کے ذریعے صرف آس پاس کے لوگوں سے بات چیت کرنا مقصود ہو تو کوئی خاص مسئلہ نہ رہے۔ لیکن آج کل ہزاروں میل دور بھی فون کرنا پڑتا ہے اور فاصلہ کی کوئی حد مقرر نہیں۔ البتہ اتنے طویل فاصلوں کے درمیان ٹیلی فونی سلسلہ قائم رکھنے کے لئے ایک خاص انتظام ہوتا ہے۔ یہ تو آپ جان چکے ہیں کہ ٹیلی فون پر بات کرتے وقت آواز بجلی کی مدد سے آگے جاتی ہے۔ ابتدا میں یہ رو خاصی طاقتور ہے۔ لیکن جوں جوں فاصلے طے کرتی ہے کمزور پڑتی جاتی ہے اگر ٹیلی فون لائن بہت لمبی ہو تو بجلی کی رو منزل تک پہنچتے پہنچتے اتنی ہلکی بھی ہو سکتی ہے کہ دوسرے ٹیلی فون میں سنائی ہی نہ دے۔ چنانچہ اس کمزور رَو کو طاقتور بنانے کے لئے ٹیلی فون لائنوں کے جال میں مناسب فاصلوں پر خاص سٹیشن بنائے جاتے ہیں۔ انہیں ریپیٹر Repeater کہتے ہیں جب کوئی ٹیلی فون رو خاص فاصلہ طے کر چکنے کے بعد کمزور ہونے لگتی ہے تو یہ سٹیشن حسب ضرورت طاقت فراہم کر کے اسے دوبارہ طاقتور بنا دیتے ہیں۔ اس طرح بجلی کی طاقت میں کمی نہیں ہوتی اور ہزاروں میل دور کی بات بھی صاف سنی جا سکتی ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ بجلی کی رو اتنی تیز رفتار ہے کہ ایک سیکنڈ کے ساتویں حصے سے بھی کم وقت میں دنیا کا چکر پورا کر لیتی ہے۔ اگر آپ نے کسی ایسی جگہ فون کیا ہے جہاں دور تک راستے میں دشوار گزار پہاڑ یا وسیع سمندر حائل ہونے کی وجہ سے ٹیلی فون کی تار لگائے یا بچھائے نہیں جا سکتی ہے تو پھر ریڈیو سے مدد لی جاتی ہے۔ متعلقہ محکمہ آپ کے ٹیلی فون کی برقی رو کو ریڈیو کی لہروں میں بدل کر پہاڑ یا سمندر پار بھیج دیں گے۔ وہاں ایک خاص ریسیور ان لہروں کو دوبارہ برقی رو میں تبدیل کر کے ٹیلی فون کے تار میں دوڑا دے گا۔ ٹیلی فون تار اس قسم کا ہوتا ہے کہ بیک وقت کئی مختلف رابطے قائم رکھ سکتا ہے۔ اس کے باوجود کمال یہ ہے کہ کوئی بے ترتیبی یا گڑبڑ پیدا نہیں ہوتی۔ ہر فون کی رو تار میں سے یوں گزرتی ہے جیسے سب سے الگ اپنی پٹڑی پر چلی جا رہی ہو۔ آج کل ڈیجیٹل سسٹم کی بدولت گھر بیٹھے بہت دور ہزاروں میل دور جگہ پر بھی پل بھر میں رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شکریہ احباب

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں:۔

ہماری والدہ محترمہ تاج نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب تین دن قومہ میں رہنے کے بعد مورخہ 25 نومبر 2009ء کو ہم سے جدا ہوگئیں۔اس سانحہ پر احباب جماعت نے کثیر تعداد میں بنفس نفیس گھر اور دفتر تشریف لاکر اور بذریعہ خطوط،فون اور ای میل جس محبت اور ہمدردی سے ہماری تعزیت فرمائی وہ ہم سب بہن، بھائیوں کے لئے تسکین کا موجب ہوئی۔خاکسار جملہ عزیز و اقارب کی طرف سے سب احباب وخواتین کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا کرے اور دعا کی درخواست بھی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے اور آئندہ بھی ان کی تمام دعائیں ہمارے حق میں قبول فرماتا رہے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری احمد دین صاحب مرحوم بہاولپور مورخہ 3 دسمبر 2009ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بہاولپور میں بعمر 81 سال وفات پاگئیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن، رات 10 بجے احمدیہ بیت الذکر بہاولپور میں مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی ضلع بہاولپور نے پڑھائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔مورخہ 4 دسمبر کو بعد نماز جمعہ بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کرائی۔ پسماندگان میں مندرجہ ذیل تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد کاہلوں صاحب کینیڈا،مکرم مسرت احمد صاحب بہاولپور،مکرمہ آصفہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ مکرم انجم رشید چیمہ صاحب ظفروال سیالکوٹ،مکرمہ زکیہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم فیض اللہ باجوہ صاحب یزمان بہاولپور، مکرم منور احمد صاحب لاہور اور مکرم وقار عظیم صاحب لندن۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین

ولادت

مکرمہ بشریٰ منظور صاحبہ دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم سلطان احمد قمر صاحب شیزان فیکٹری لاہور و بہو مکرمہ فرزانہ سلطان صاحبہ بنت مکرم اللہ دتہ صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال سیدوالا ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 6/اکتوبر 2009ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے ازراہ شفقت سبیکہ سلطان نام عطا فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم منظور احمد ناصر صاحب سابق انسپکٹر نظارت مال کی پوتی ہے۔احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت وسلامتی کے ساتھ نیک، خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم محمد یوسف صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم حافظ محمد علی چوہدری صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے یکم دسمبر 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام ریان چوہدری تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب جرمنی کا نواسہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک سیرت، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم نورالحق صاحب مظہر (والد مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ غانا) عرصہ دو سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔جسمانی کمزوری اور جوڑوں کے درد کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے۔عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر پریشانی اور مشکل سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ صاحبہ ایک ہفتہ سے گردے میں درد کی وجہ سے علیل ہیں۔علاج جاری ہے ابھی تک کچھ افاقہ نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ والی زندگی دے۔آمین

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں:۔

میرے نسبتی بھائی محترم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور خود بھی بیمار ہیں۔ نیز ان کی بیٹی محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ راولپنڈی میں بیمار ہیں۔احباب جماعت سے دونوں کی شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ از صفحہ 2

خالدہ افضل سکالرشپ

ہر سال کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے گریجوایشن (دو سالہ کورس) میں پہلی دو پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء وطلبات کو مبلغ 35,35 ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

قواعد وضوابط

☆ یہ اعلان انٹر میڈیٹ اور میٹرک کے 2009ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا واضح ہو کہ 2008ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو یہ انعامات دیئے جاچکے ہیں۔

☆اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (First Annual Examination) پر ہوگا۔

☆ By Parts یا Division Improve کرنے والے طلباء اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

☆ طلباء وطالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریق کار

☆سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆درخواست کے ساتھ متعلقہ امتحان انٹرمیڈیٹ / میٹرک کی سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی لگانا لازمی ہوگا۔

☆ اسی طرح درخواست اور سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت /امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج ایڈریس یا فون نمبر پر اطلاع کردی جائے گی (اس لئے بہتر ہوگا کہ اپنی درخواست پر اپنا فون نمبر بھی درج کر دیں)

(نظارت تعلیم)

خالی آسامیاں

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مندرجہ ذیل سپیشلسٹ / رجسٹرار/ نرسنگ آسامیوں کی فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے۔

☆ گائناکالوجسٹ

☆ آئی سپیشلسٹ

☆ ریڈیالوجسٹ

☆ پیتھالوجسٹ (ہسٹو پیتھ)

☆ پیڈز / میڈیکل / گائنی / سرجیکل رجسٹرار / میل/فی میل

☆نرسز میل/فی میل

☆ریڈیوگرافر اور لیبارٹری ٹیکنیشن

کوالیفائیڈ خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بعض تجربہ کار کوالیفائیڈ حضرات کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جاسکتا ہے۔مزید معلومات کے لئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ 047-6215646 کرسکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کی بھاوجہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد قمر صاحب جرمنی بخار اور گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے صحت کامل و عاجل کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں نیز مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

(مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

مورخہ 3 دسمبر 09ء کو وزیر اعلیٰ پنجاب کے زیر اہتمام ضلعی سطح پر اتھلیٹکس کے مقابلہ جات گورنمنٹ نصرت گرلز سکول ربوہ میں منعقد ہوئے،جن میں 7 سکولز کی طالبات نے شرکت کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سکول ہذا کی طالبات حبۃ البصیر جماعت نہم نے 400 میٹر سادہ دوڑ میں اول اور شاٹ پٹ تھرو میں دوم، فارعہ نعیم جماعت نہم نے 100 میٹر سادہ دوڑ میں سوم، فارعہ نعیم، درثمین طور، لبیبہ سعید جماعت نہم اور ستارہ خالد جماعت دہم نے ریلے ریس میں سوم پوزیشن حاصل کی۔احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

14 دسمبر 2009ء

1-30 am	Casa Loma
2-00 am	گلشن وقف نو
3-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2009ء
4-10 am	کامیاب کہانیاں
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-15 am	تلاوت
5-30 am	یسرنا القرآن
5-50 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-20 am	لقاء مع العرب
7-25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 2009ء
8-25 am	ایم۔ٹی۔اے خبریں
8-45 am	Casa Loma
9-15 am	سوال وجواب
10-15 am	کامیاب کہانیاں
12-30 pm	گلشن وقف نو
1-15 pm	طب وصحت
1-40 pm	فرنچ پروگرام
2-00 pm	خلافت جوبلی کوئیز
2-25 pm	فرنچ پروگرام
3-30 pm	انڈونیشین سروس
4-20 pm	تقریر جلسہ سالانہ
5-00 pm	تلاوت،ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2008ء
8-00 pm	جلسہ سالانہ قادیان
9-00 pm	گلشن وقف نو
10-10 pm	جلسہ سالانہ ہالینڈ 2006ء
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

15 دسمبر 2009ء

12-35 am	لقاء مع العرب
1-35 am	ایم۔ٹی۔اے خبریں
2-10 am	فرنچ پروگرام
3-05 am	گلشن وقف نو
9-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2008ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-35 am	لقاء مع العرب
7-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-50 am	جلسہ سالانہ ہالینڈ 2006ء
8-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2008ء
9-50 am	طب وصحت
10-20 am	جلسہ سالانہ قادیان
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	سوال وجواب
2-15 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	سندھی سروس
4-55 pm	تلاوت، ایم۔ٹی۔اے خبریں
5-40 pm	یسرنا القرآن
6-05 pm	بنگلہ پروگرام
7-10 pm	خدام الاحمدیہ جرمنی اجتماع 2004ء
8-05 pm	گلشن وقف نو
9-05 pm	سوال وجواب
10-15 pm	یسرنا القرآن
10-40 pm	تاریخی شواہد
11-10 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

16 دسمبر 2009ء

12-35 am	عربی سروس
1-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	خدام الاحمدیہ جرمنی اجتماع
4-10 am	انتخاب سخن
5-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-30 am	تلاوت
5-40 am	یسرنا القرآن
6-05 am	لقاء مع العرب
7-10 am	عربی سیکھئے
7-30 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول
8-25 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-45 am	سوال وجواب
10-00 am	خدام الاحمدیہ جرمنی
11-05 am	تلاوت، درس حدیث
11-35 am	گلشن وقف نو
12-40 pm	حضرت امام حسینؓ کی شہادت
1-25 pm	سوال وجواب
2-50 pm	انڈونیشین سروس
3-50 pm	سواحیلی سروس
4-50 pm	تلاوت، درس حدیث
5-25 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2009ء
6-25 pm	بنگلہ پروگرام
7-30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
8-45 pm	گلشن وقف نو
9-50 pm	سوال وجواب
10-30 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-05 pm	عربی سروس

خبریں

موجودہ نظام کے حامی ہیں، پٹڑی سے نہیں اترنے دیں گے

این آر او مقدمات کی سماعت کے دوران چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ ہم نظام کے خلاف ہیں نہ اس کو پٹڑی سے اترنے دیں گے۔ ہمارا کسی سے ذاتی عناد نہیں، ہم نے کسی کا ٹرائل بھی نہیں کرنا، این آر او کالعدم ہوا تو تمام مقدمات خود بخود بحال ہو جائیں گے۔ این آر او کو آئین کے معیار پر پرکھیں گے۔

این آر او پر عدالتی فیصلے کے بعد کابینہ میں ردو بدل کیا جائے گا

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ این آر او کے حوالے سے سپریم کورٹ میں سماعت ہو رہی ہے اس لئے کابینہ میں ردو بدل نہیں کیا ہے۔ عدالتی فیصلے کے بعد کابینہ میں تبدیلی کی جائے گی لاپتہ افراد نے گھر جانا شروع کر دیا ہے، یہ میری حکومت کی بڑی کامیابی ہے۔ سسٹم کو کوئی خطرہ نہیں ہے، حکومت اپنی مدت پوری کرے گی۔ سب کو پانچ سال انتظار کرنا ہوگا۔

3 وفاقی وزراء کے محکمے، 6 سیکرٹریز تبدیل

تین وفاقی وزراء کے محکمے اور 6 وفاقی سیکرٹریوں کے محکمے تبدیل کر دیئے گئے۔ وفاقی وزیر صحت اعجاز حسین جاکھرانی کو وزیر کھیل، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے وزیر مخدوم شہاب الدین کو وزیر صحت اور پیر آفتاب شاہ جیلانی کو وزیر بین الصوبائی رابطہ مقرر کر دیا گیا۔ جاوید اختر کو سیکرٹری برائے اقلیتی امور، اطہر طاہر سیکرٹری سرمایہ کاری، طارق اقبال پوری وفاقی سیکرٹری برائے لیبر جبکہ انکم ٹیکس گروپ کے افسر عزیز بلور کو ایگزیکٹو ڈائریکٹر ''نیوٹیک'' مقرر کر دیا گیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔دسمبر

طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	5:07

تریاق مثانہ کثرت پیشاب کی مفید دوا
چھوٹی -/200 بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ایلیٹ ٹیوشن
Guidance & Supervision
مڈل، میٹرک، انٹر، ڈگری، ماسٹر، مقابلہ کے امتحانات وغیرہ میں ٹارگٹ کی ضمانت + فیس 2 ہزار روپے سالانہ
0334-6372030

اعلان داخلہ
ہر قسم کے کمپیوٹر شارٹ کورسز اور نرسری تا انٹرمیڈیٹ کے مضامین کی ٹیوشن کے نئے گروپس میں داخلہ جاری ہے۔
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز دارالعلوم جنوبی نزد گول چوک ربوہ
PH:047-6211607Cell0345-7561638

FD-10

مغل جینکو چیٹ ہال ربوہ
ایک نام ایک معیار مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون
047-6211412
03336716317

MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے مکمل ڈش مع امپورٹڈ ریسیور دستیاب ہے ڈش ٹی وی
پلازمہ ٹی وی، LCD، ٹی وی "72، "52، "42، "40 "32، "19
نیز ہر کمپنی کے سپلٹ اے سی نیز DVD کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
21۔ہال روڈ لاہور
042-7355422
042-7125089